بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

پچھلے دنوں دو ایسے اہم واقعات پیش آئے ہیں جو عہدِ حاضر کی تاریخ عالم میں ایک نئے موڑ کا پتہ دیتے ہیں۔ پہلا واقعہ نہر سوئز کو قومی ملکیت قرار دینے کا ہے اور دوسرا ہمارے ملک کے وزیر اعظم کا دورہ سعودی عرب ہے۔ ہندوستان کی جدوجہد آزادی کے زمانہ میں حریت پسند علماء کہتے تھے کہ ہندوستان آزاد ہو جائے گا تو پورا عالم اسلام برطانیہ اور فرانس کی شہنشاہیت سے آزاد ہو جائے گا۔ آج یہ قول حرف بحرف سچ ثابت ہو رہا ہے۔ نہر سوئز کو قومی ملکیت قرار دینے میں کرنل ناصر نے جس جرأت و بے خوفی اور اعتماد علی النفس کا ثبوت دیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے لیکن اس اقدام میں ہند کی آزادی اور اس ملک کے ساتھ نہ صرف مصر بلکہ اکثر ممالک عرب و مشرق وسطیٰ کی مخلصانہ دوستی کو کس درجہ دخل ہے اس کا اندازہ ایک برطانوی مدبر کے اس قول سے ہو سکتا ہے کہ "نہر سوئز کے معاملہ میں ہماری جنگ کرنل ناصر سے نہیں بلکہ پنڈت نہرو سے ہے" اور دنیا دیکھ بھی رہی ہے کہ اس گتھی کو سلجھانے میں سب سے زیادہ کس کا ناخنِ تدبیر کام آرہا ہے اور ناصر کے لئے سب سے بڑا سہارا کون ہے؟ ہند ہی یا کوئی اور؟

عرب اور ہند کے تعلقات زمانہ قبل اسلام سے بہت پرانے اور دیرینہ ہیں جن کی تفصیل اسی نام کی کتاب مصنفہ مولانا سید سلیمان ندویؒ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اسلام کے ذریعہ یہ تعلقات اور زیادہ پختہ، مضبوط اور استوار ہو گئے۔ انگریزوں کے زمانہ میں ہندوستان کے تعلقات سب ملکوں سے منقطع ہو گئے تھے۔ لیکن ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ہندی حجاج جو حج کے لئے جاتے تھے اُن کی وجہ سے حجاز کے ساتھ تعلق پھر بھی قایم رہا لیکن یہ تعلق صرف مذہبی اور روحانی تھا اور مسلمانوں تک محدود تھا۔ آزادی کے بعد سے مشترک سیاسی مقاصد